نورِ ہدایت

القرآن

امن وسلامتی

''جولوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا، اُن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔'' (انعام:۸۱)

الحدیث

نیکی اور گناہ

''نیکی حسنِ خلق کو کہتے ہیں۔ اور گناہ وہ چیز ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اِسے ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔'' (مسلم)

ختم نبوت: انسانیت کے لیے رحمت

''سلسلۂ نبوت کے خاتمے سے انسانی صلاحیتیں اور قوتیں اس خطرے سے محفوظ ہو گئیں کہ تھوڑے تھوڑے وقفے اور دور کے فاصلے پر ایک نئے نبی یا دعوت کا ظہور ہو، اور وہ سارے ضروری کام چھوڑ کر اس کی حقیقت معلوم کرنے اور اس کی تصدیق وتکذیب کا فیصلہ کرنے میں لگ جائیں۔ اس طرح محدود انسانی قوت کو اس روز روز کی مشغولیت اور آزمائش سے بچالیا گیا۔ اگر سلسلۂ نبوت قائم، اور مزید قوانین اور جدید تعلیمات وہدایات کے حصول کے لیے زمین کا آسمان سے رشتہ باقی رہتا اور تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد کوئی نبی یہ دعویٰ لے کر اٹھتا رہتا کہ اللہ اس خطاب کرتا ہے، اس کی طرف وحی آتی ہے اور وہ تبلیغ رسالت پر مامور کیا گیا ہے، تو وہ اپنے منکرین کو کافر قرار دیتا اور ان سے خوفناک جنگیں کرتا، جس میں مطلق کسی رعایت اور فرق واستثناء کی گنجائش نہ ہوتی اور دنیا میں پھیلی ہوئی امت میں سے کاٹ کر سینکڑوں یا ہزاروں یا چند لاکھ افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی ریاست بنالیا کرتا۔ اس طرح ہر تھوڑی مدت بعد اور اس وسیع دنیا کے کسی مقام پر پیدا ہونے والے مدعیانِ نبوت کے بارے میں لوگ فیصلوں میں ہی الجھ کر رہ جاتے۔ ان مدعیان نبوت میں کچھ دماغی مریض اور مخبوط الحواس ہوتے، کچھ پیشہ ور اور دکاندار قسم کے، کچھ ہوشیار لوگوں اور حکومتوں کے اغراض کے آلۂ کار، کچھ علم کی کمی اور عبادت ومجاہدہ کی کثرت کے سبب سے تلبیساتِ شیطانی اور فریبِ نفس کے شکار، یہ سب قسمیں ان مدعیوں میں پائی گئی ہیں، جن کا ازمنۂ سابقہ میں ظہور ہوا اور عقل انسانی، زندگی کا وسیع تجربہ، نفسیاتِ انسانی کا وسیع مطالعہ، سیاسیات اور حکومتوں کے وسیع مقاصد کا علم اب بھی ان کو بعید از قیاس اور ناممکن قرار نہیں دیتا، بلکہ علم جدید اور وسیع تجربے کی روشنی میں ان کو سمجھنا اور آسان ہو گیا ہے۔''

(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ۔ ''منصبِ نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین'')